سوال نمبر 2

تعارف: عقیدہ آخرت اسلام کے بنیادی عقائد میں سے ایک اہم عقیدہ ہے اسکے بنا زندگی بے مقصد بے معنی نظر آتی ہے۔ عقیدہ آخرت کے بنا انسان کا ایمان مکمل نہیں ہو سکتا۔ عقیدہ آخرت اس دن پر ایمان کا تقاضہ ہے جس دن اس دنیا کو فناء کر دیا جائے گا اور ایک میزان لگایا جائے گا۔ اس دن ہر شخص کو ایک کیے کا پھل ملے گا۔ نیک اعمال والوں کو انعام اور برے اعمال والوں کو سزا دی جائے گی۔ عقیدہ آخرت اس حقیقی زندگی جو اس دنیاوی امتحان کے بعد آنے والی ہے کی ضمانت دیتا ہے۔ بیشک اللہ تعالیٰ ہر انسان کو قامیاب دیکھنا چاہتا ہے۔ عقیدہ آخرت اس رب کے رحمان، رحیم، جلالی ہونے کی نشاندہی کرتا ہے۔

معنی و مفہوم: لفظ آخرت ضد ہے لفظ پہلی کی۔ مطلب بعد میں آنے والا۔ قرآن میں دنیاوی زندگی کو "الحیات الدنیا" کہا گیا ہے مطلب دنیاوی زندگی۔ اور آخرت کو "العقبیٰ" کہا گیا ہے یعنی بعد میں آنے والی زندگی۔ اللہ تعالیٰ نے انسانوں پر یہ واضح کر دیا کہ اصل زندگی جو ہمیشہ رہنے والی ہے وہ آخرت کی ہے

Scanned with CamScanner

آخرت قرآن و حدیث کی رو سے :

اللہ تعالیٰ نے آخرت کا ذکر قرآن اور اپنے رسول کے ذریعے ہم پر واضح کر دیا ہے۔

(1) "سو کیا تمہیں یہ خیال ہے کہ تمہیں نکما پیدا کیا گیا ہے اور تم ہمارے پاس لوٹ کر نہیں آؤ گے (القرآن)"

(2) "تم میں سے ہر کوئی راعی ہے جسے اسکی رعیت کے بارے میں سوال کیا جائے گا (حدیث نبوی)"

(3) "اور قرآن یہ خبر دیتا ہے کہ جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ان کے لیے دردناک عذاب ہے (القرآن)"

عقیدہ آخرت کی اہمیت :

عقیدہ آخرت پر ایمان نہ لانا اللہ تعالیٰ کی بہت سے صفات سے انکار کرتا ہے جیسے کہ رحمان، رحیم، عدل و انصاف کرنے والا، معاف کرنے والا۔ لہذا عقیدہ آخرت کا انسان کے ایمان کے لیے ہونا بے حد ضروری ہے۔ اس کے بنا انسان کا زندگی کا مقصد دھندلا پڑ جاتا ہے۔ کہ اسکا مقصد زندگی کیا ہے۔ اس کے بعد اسکے ساتھ کیا ہوگا۔ اس سے انسان ایک با مقصد و با معنی زندگی گزارتا ہے۔

عقیدہ آخرت کے انفرادی زندگی پر اثرات

(1) مقصدِ زندگی عطا کرتا ہے:

عقیدہ آخرت انسان کو مقصدِ زندگی سے ملاتا ہے۔ کہ اسکی زندگی کا اصل مقصد کیا ہے؟ جب انسان کو اپنی آخرت پر پختہ یقین ہوگا تو وہ اسکی اچھے سے تیاری کرے گا۔ اپنے اعمال کو اس امتحان کے مطابق درست کرے گا جو اسے دیئے ہیں۔ اور انسان ایک با مقصد زندگی بسر کرے گا۔

"اور ہم نے جن و انس کو اپنی عبادت کے لیئے پیدا کیا ہے (القرآن)"

(2) عاجزی و انکساری پیدا ہوتی ہے:

جب انسان کو یقین ہوگا کہ ہمیں آخرت میں اسی رب کی طرف لوٹنا ہے۔ جہاں سب برابر ہونگے اور اپنے کیئے کا پھل پائیں گے۔ تو انسان کی زندگی سے یہ تفرقات ختم ہو جائیں گے اور ان میں عاجزی و انکساری پیدا ہوگی۔ ہر انسان اس امتحانی زندگی سے اچھے اعمال اکٹھے کرنے کی کوشش کرے گا۔

"اس روز جس نے ذرہ برابر بھی نیکی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا اور جس نے بدی کی ہوگی وہ اسکو (القرآن)"

Scanned with CamScanner

③ نیکی سے رغبت برائی سے اجتناب:

جب انسانوں کو عقیدہ آخرت پر ایمان پختہ ہو جائے گا تو ہر کوئی اپنی آخرت سنوارنے میں لگ جائے گا۔ اس طرح معاشرے سے برائیاں ختم ہو جائیں گی اور نیکیاں فروغ پائیں گی۔ عقیدہ آخرت انسان کا اپنے خدا کے سامنے جوابدہی کا عقیدہ ہے جہاں کوئی عمل پوشیدہ نہ رہے گا۔

④ صبر و تحمل کا فروغ:

عقیدہ آخرت سے انسان میں صبر و تحمل آتا ہے اسے زندگی کی کسی بھی دکھ تکلیف یا پریشانی سے مسئلہ نہیں رہتا۔ اسکوں پر اعمال کا حساب صرف آخرت میں اپنے رب سے چاہیے ہوتا ہے۔ اس طرح انسان اپنے تمام معاملات میں صبر کا مظاہرہ کرتا ہے۔

"اور جب ان پر کوئی مصیبت آتی ہے تو کہتے ہیں کہ ہم رب کی طرف سے آئے ہیں اور پلٹیں اسی کی جانب لوٹنا ہے (القرآن)"

عقیدہ آخرت کے اجتماعی زندگی پر اثرات

① جذبہ فلاحِ انسانیت:

برائیوں سے اجتناب، نیکیوں

Scanned with CamScanner

کا فروغ: انسان میں انسانیت کی خدمت کا جذبہ اجاگر کرتا ہے۔ اسلام ایسا مذہب ہے جہاں بروز قیامت آپ سے آپکے پڑوسی، رشتے دار، معاشرے کے بارے میں سوال کیئے جائینگے۔ سو جب معاشرے میں عقیدہ آخرت سے دلجوئی پیدا ہوگی تو بیشک وہ معاشرہ صحیح معنوں میں اسلامی معاشرہ بن جاتا ہے۔

② اعلیٰ اقتدار کا فروغ:

عقیدہ آخرت انسان کو خبردار کرتا ہے کہ اسے اپنے برے اعمال کی سزا دی جائے گی اور اچھے اعمال پر انعام۔ اس عقیدے سے ہر انسان برائیوں سے بچتا ہے اور اقتدار اعلیٰ کے حصول کے لیئے لگ جاتا ہے۔ اس کی وجہ سے پورا معاشرہ حصولِ اقتدار کے لیئے کام کرتا ہے۔

③ انفاق فی سبیل اللہ:

عقیدہ آخرت ناداروں، مفلسوں اور مستحق لوگوں کی مدد کا درس دیتا ہے اس سے معاشرے کے سفید پوش طبقے کو سہارا ملتا ہے جو اپنی عزت کی خاطر کسی کے سامنے ہاتھ نہیں پھیلاتا۔ اس عقیدے سے معاشرے میں اتفاق پیدا ہوتا ہے اور ہر شخص بھائی چارے سے رہتا ہے۔

Scanned with CamScanner

(4) اصلاح نفس و معاشرہ :-

عقیدہ آخرت کا ایک اہم جزیہ ہے کہ انسان اپنے ساتھ ساتھ معاشرے کی بھی اصلاح کا ذریعہ بنتا ہے۔ انسان جب اپنی اصلاح نفس کرتا ہے تو اس سے اصلاح معاشرہ شروع ہو جاتی ہے۔

خلاصۂ بحث :-

اللہ تعالیٰ کی ذات رحمان اور رحیم ہے۔ جہاں پر ہر انسان کو زمین پر اپنے لوگوں کے درمیان انصاف کرنے کا درس دیتا ہے وہیں ان انسانوں کو بروز قیامت اپنے میزان میں تولنے کا وعدہ کیا ہے۔ یہ دنیا عمل کی جگہ ہے اور آخرت اسکی جزاء اور بدلے کی۔ انسان ساری زندگی اپنے اعمال کو صرف اس ڈر سے سدھارے گا کہ بروز قیامت اسے وہاں شرمندگی نہ اٹھانی پڑے۔ بیشک اللہ نے ایک بہترین نظام قائم کیا ہے انسانوں کو انکی زندگی کا مقصد یاد رکھنے کے لیئے۔ عقیدہ آخرت انسانی زندگی میں پھل لاتا ہے اور اس بات کا ضمانت ہے کہ اسکے کیئے ہر عمل کی نتائج اسے وہاں ملیں گے۔ ضرور ملیں گے۔

"اور جس دن تمہارے ہاتھ پاؤں اور ~~[illegible]~~ جسم کا ہر حصہ بولے گا اور گواہی دے گا تمہارے اعمالوں کی (القرآن)"